ماہانہ بلیٹن

گوہَرنینس

Gov-HER-Nance

کورونا وائرس کے خلاف سماجی و معاشی مدافعت کو برقرار رکھنے میں خواتین کے کردار بارے اشاعت

پاکستانی معاشرے میں خاندان کی نگہداشت میں خواتین کا اہم کردار ہے اور کووڈ۔19 کی وجہ سے خاندان کی دیکھ بھال کی یہ ذمہ داری کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ اعداد و شمار* کے مطابق ایک خاتون کا 83 فیصد وقت خاندان کے افراد کی دیکھ بھال، گھر کی نگہداسث اور اپنا ذاتی خیال رکھنے میں صرف ہوتا ہے۔ اس وجہ سے خواتین کی نقل و حمل مردوں کی نسبت چار گنا کم ہے اور ان کے معلومات کے ذرائع انتہائی محدود رہ جاتے ہیں۔ اپنے خاندان کی بہتر نگہداشت کے لیے خواتین کے پاس تازہ ترین (Updated) معلومات کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اس میگزین (Magazine) کا مقصد خواتین تک کووڈ۔19 سے متعلق خبریں پہنچانا ہے تاکہ وہ اپنی حفاظت، معاشرے اور مقامی گورننس (Governance) کے امور سے آگاہ رہ سکیں۔

اکاؤنٹیبلٹی لیب پاکستان (Accountability Lab Pakistan) ہیلتھ ڈپارٹمنٹ آف کے پی اور جرمنی کی وزارتِ اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈیولپمنٹ (جی آئی زی) کی معاونت سے "کووِڈ۔19 کے دوران گوہَرنینس پراجیکٹ کے تحت کورونا وائرس کے خلاف سماجی و معاشی مدافعت کو برقرار رکھنے میں خواتین کے کردار کو یقینی بنانے کی مہم کے تحت یہ میگزین (Magazines) شائع کر رہا ہے۔ اس مہم کا مقصد خیبر پختونخوا کے تین اضلاع میں کووڈ۔19 کے منفی اثرات کے ساتھ ساتھ مستقبل میں آنے والی عالمی آفات اور صحت سے متعلق ہنگامی صورتحال کے خلاف پسماندہ طبقات بالخصوص خواتین میں شعور پیدا کرنا اور اسے مستحکم کرنا ہے۔

اس بلیٹن میں حکومتی فیصلے، عوامی رائے، مصدقہ معلومات، مقامی گورننس اور صحت سے متعلق تحفظات کا احاطہ کیا جاتا ہے۔

(*ذریعہ۔ یواین ومن)

افواہ

موسم گرما کی شدت میں اضافے سے مچھروں کی افزائش میں بھی تیزی آتی ہے اور مچھروں کے کاٹنے سے کرونا وائرس ہو سکتا ہے۔

ابھی تک ایسا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ مچھر کے کاٹنے سے کرونا وائرس ہوتا ہے۔ نیا کرونا وائرس بنیادی طور پر سانس کی ایک بیماری ہے اور یہ کسی بھی متاثرہ شخص کے کھانسنے، چھینک یا ناک سے بہنے والی رطوبت سے پھیلیا ہے۔

Source: sgvmosquitoes.org

حقیقت

تالاب یا ندی کے پانی میں رہنے یا تیراکی سے کووڈ-19 نہیں ہوتا۔

ایک تحقیق کے مطابق تالاب یا ندی کے پانی میں رہنے یا تیراکی سے کووڈ-19 نہیں ہوتا۔ البتہ کرونا وائرس لوگوں میں قریبی تعلقات رکھنے سے ضرور ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ لوگوں سے قریبی تعلقات قائم کرنے سے گریز کریں اور کم از کم ایک میٹر کا فاصلہ برقرار رکھیں۔ ان ہدایات پر پانی میں رہنے یا تیراکی کرنے کے دوران بھی عمل کیا جانا چاہیے، اور اگر آپ پانی کے اندر نہیں ہیں تو ماسک کا استعمال یقینی بنائیں، اپنے ہاتھوں کو کثرت سے دھوئیں، کھانسنے یا چھینک کے دوران لوگوں کو اور خود کو محفوظ رکھنے کے لئے ٹشو یا کہنی کا استعمال کریں اور طبعیت خراب ہونے کی صورت میں گھر پر قیام کریں۔

Source: WHO

حکومت نے کرونا وائرس کے خطرے کے پیش نظر نیشنل کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر (این سی او سی) کو بحال کر دیا۔

پاکستان میں بی اے۔ 2.12.1 کی تشخیص کے فورا" بعد وزیر اعظم پاکستان نے فوری طور پر این سی او سی کو بحال کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ وزیر اعظم آفس سے جاری کردہ بیان کے مطابق وزیر اعظم نے اومی کرون کے بڑھتے ہوئے کیسز اور نئی قسم کے پیش نظر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ (این آئی ایچ) سے کرونا وائرس کی مجموعی صورتحال پر رپورٹ بھی طلب کر لی۔

این آئی ایچ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق ادارے نے وائرس کی اس نئی قسم کی جینوم کی ترتیب سے نشاندہی کی۔ مزید کہا گیا ہے کہ وائرس کی یہ نئی قسم پوری دنیا میں کووڈ-19 کے بڑھتے ہوئے کیسز کی بدولت سامنے آئی ہے۔ یہ پیش رفت اس وقت سامنے آئی جب اومیکرون کے ذیلی ویرینٹ بی اے 2.12.2.1 کی ملک میں پہلے کیس کے طور پر نشاندہی ہوئی۔ کرونا کی اس نئی قسم کو پوری دنیا میں وبا کی ایک نئی لہر کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ این آئی ایچ کے مطابق ملک میں پچھلے دو سالوں میں کووڈ-19 کی حفاظتی پابندیوں کے بغیر عید الفطر کی تقریبات کے معمول کی زندگی میں واپس آنے سے رپورٹ ہوا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ حکومت نے 31 مارچ کو ملک بھر میں کرونا وائرس کی صورتحال میں واضع بہتری کی صورت میں این سی او سی کو ختم کر دیا تھا۔ یہ ادارہ مارچ 2020 میں کووڈ-19 کے تناظر میں ڈیٹا اکٹھا کرنے، دستیاب ڈیٹا کا تجزیہ کرنے اور معلومات فراہم کرنے اور این آئی ایچ کے تمام افعال، کردار اور ذمہ داروں کے تعین اور مانیٹرنگ کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

اگر آپ نے ویکسین کی خوراکیں اور بوسٹرز لگوا لیے ہیں اور آپ کرونا وائرس کی ویکسینز اور معلومات سے متعلق آگاہ رہتے ہیں یا آپ نے ویکسین کی تمام خوراکیں لی ہوئی ہیں اور پھر بھی آپ کو وائرس کا انفیکشن ہو گیا ہے تو پھر بھی آپ کافی حد تک ویکسین کی خوراکوں اور بوسٹرز کی وجہ سے محفوظ ہو سکتے ہیں اور آپ کے ہسپتال داخل ہونے، شدید بیماری کا شکار ہونے یا مرنے کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔

Source: Tribune

نئے اومیکرون کے ذیلی ویرینٹ بی اے۔ 2.12.1 کے بارے میں وہ تمام معلومات جو آپ سب کو جاننے کی ضرورت ہے۔

نیا ذیلی ویرینٹ بی اے۔ 2.12.1 غیر متوقع طور پر تیزی سے پھیل رہا ہے اور اپنے پھیلاؤ میں کروناوائرس کی بی اے۔ 2 ذیلی قسم کو پیچھے چھوڑ رہا ہے۔

بی اے۔ 2.12.1 کروناوائرس کی ایک نئ ذیلی قسم ہے جو نہ صرف کروناوائرس کا سبب بنتا ہے بلکہ تیزی سے لوگوں میں انفیکشن کا ذریعہ بھی بن رہا ہے۔ اومیکرون کی اس نئ ذیلی قسم کی چھ ماہ پہلے شناخت کرلی گئی تھی۔ جبکہ امریکہ کے دارالخلافہ نیویارک میں اس کی شناخت اپریل میں ہوئی تھی۔ اب یہ وائرس پوری دنیا میں پھیل رہا ہے۔ نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ (این آئی ایچ) کی جانب سے کئے گئے ٹویٹ کے مطابق پاکستان میں یہ وائرس پہلی دفعہ 9 مئی کو سامنے آیا۔ اگرچہ اس نئے ذیلی ویرینٹ کے بارے میں ابھی تک بہت کم معلومات ہیں لیکن یہ وائرس کی سابقہ مختلف حیہیوں سے منتقلی کے طریقہ کار سے مشابہت رکھتا ہے۔

کروناوائرس کی یہ نئ قسم اپنی سابقہ مختلف اقسام سے زیادہ متعدی ہے۔ کچھ رپورٹس کے مطابق یہ ذیلی وائرس پچھلی مختلف حیہیوں کی نسبت ٪30 زیادہ تیزی سے پھیلیا ہے۔ بی اے۔ 2.12.1 کی یہ قسم امریکہ میں کروناوائرس سے متاثرہ لوگوں کی شرح میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔ یوایس سنٹرز فار ڈیز یزاینڈ پروٹیکشن کے مطابق اپریل کے آخری ہفتے میں 36% نمونوں میں بی اے۔ 2.12.1 وائرس پایا گیا، جو کہ فروری کی نسبیا "زیرو سے بڑھ کر ٪2 تک بڑھ گیا ہے۔ اگرچہ وائرس کی اس ذیلی قسم کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ زیادہ تیزی سے پھیلیا ہے لیکن ابھی تک یہ واضح نہیں ہے کہ یہ اصلی کروناوائرس یا ڈیلٹا سے زیادہ مہلک ہے یا کم۔ طبی معالج ابھی اس کی مختلف خاص علامات کا مطالعہ کر رہے ہیں لیکن دیگر کروناوائرس کی حیہیوں کی طرح اس میں بھی فلو جیسی علامات پائی جاتی ہیں۔ لہذا متاثرہ افراد کو چھینک، کھانسی، گلے میں خراش، تھکاوٹ یا چکر آنے جیسی علامات ظاہر ہوسکتی ہیں۔ کروناوائرس کی اس ذیلی قسم کا امریکہ، ہندوستان، پاکستان، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں پتہ چلا ہے۔ ایک پریس کانفرنس کے دوران، یوایس، سی ڈی سی ڈائرکٹر، ڈاکٹر روچیل والنسکی نے کہا ہے کہ وہ لوگ جو ویکسین لگوا چکے ہیں یا پھر وہ لوگ جو ویکسین کے ساتھ ساتھ بوسٹر کی خوراک بھی لگوا چکے ہیں وہ مضبوط قوت مدافعت کیساتھ مختلف بیماریوں کا بشمول بی اے۔ 2.12.1 مقابلہ کرسکتے ہیں۔ جنوبی افریقہ میں سائنسدانوں کی طرف سے کی گئی دیگر حیہیوں کی سلینڈ ہی میں بی اے 4 اور بی اے 5 شامل ہیں۔

جنوبی افریقہ کے علاوہ بھی اس ذیلی ویرینٹ کے کیسسز دیگر ممالک، آسٹریلیا، آسٹریا، بلیجیم، چین، اسرائیل، ڈنمارک، فرانس، جرمنی، برطانیہ، امریکہ اور سوئزرلینڈ میں بھی پائے گئے ہیں۔ اس طرح کی ذیلی اقسام کی حیہیوں میں تبدیلی وائرس کے ایک فرد سے دوسرے فرد تک منتقلی کے عمل کو زیادہ مضبوط بنا سکتی ہے۔ وائرس کی مختلف حیہیوں میں اگر بی اے ذیلی ویرینٹ زیادہ ہوگا تو اس وائرس کی منتقلی کے امکانات بھی زیادہ ہوں گے۔ مثال کے طور پر بی اے۔ 2 کو دیگر حیہیوں کی نسبت ٪30 سے ٪60 زیادہ منتقلی کے عامل کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ اس طرح کی حیہیوں نے کروناوائرس کی مختلف ذیلی اقسام کو سامنے آنے کے قابل بنایا ہے اور بہتر ہے اس پر کنٹرول کیا جائے اس سے پہلے کہ یہ باقی تمام ذیلی اقسام کو کراس کر جائے اور اس طرح یہ عمل دہرایا جاتا رہے۔

کروناوائرس کے نئے ذیلی وائرس کے پھیلنے سے متاثرہ افراد میں مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوسکتی ہیں۔

Source: Geo

ملک میں کروناوائرس کی نئ قسم بی اے۔ 2.12.1 کی تشخیص کے بعد محفوظ رہنے کے لئے اس کی علامات جاننا بہت ضروری ہیں۔

سی ڈی سی کے مطابق اس کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

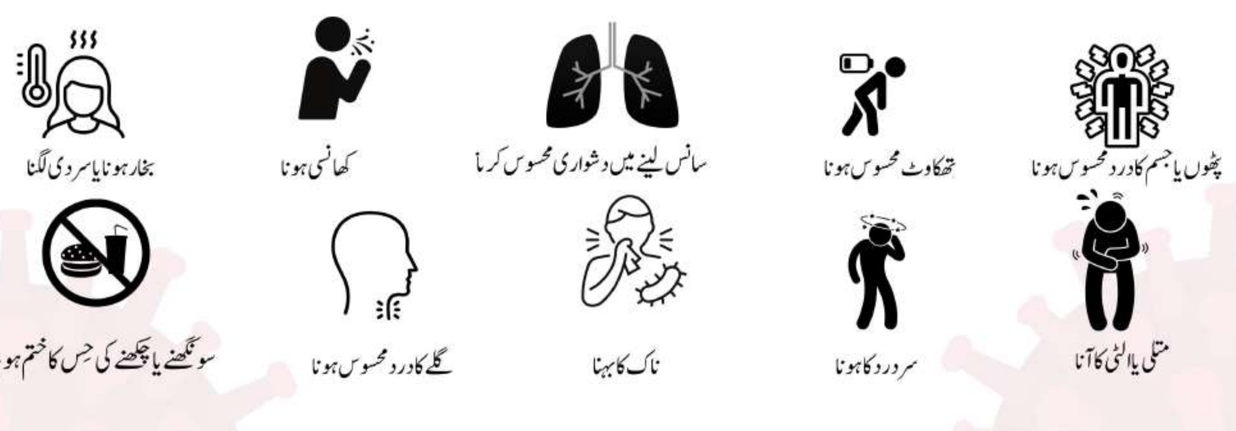

اگرچہ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ بی اے۔ 2.12.1 کی علامات وائرس کی دیگر ذیلی اقسام سے ملتی ہیں لیکن جہاں تک بی اے۔ 2 کی بات ہے اس کی کچھ علامات اومیکرون میں پائی جانے والی کھانسی، بھیڑ، تھکاوٹ اور ناک کے بہنے سے ملتی ہیں۔ کچھ لوگوں میں ہلکی علامات یا معتدل علامات ظاہر ہوتی ہیں جو کچھ عرصے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ وائرس کی یہ قسم زیادہ شدید ہوسکتی ہے جس میں کچھ لوگوں کو نمونیہ ہوسکتا ہے یا کچھ لوگوں کی موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

Source: NBCChicago

ایکسپرٹ انٹرویو

اس ماہ کے بلیہین کے لئے ہم نے ڈاکٹر حافظ صالح الدین، چئیر مین ڈپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز عبدلوالی خان یونیورسٹی مردان کا انٹرویو کیا ہے۔ حافظ صالح الدین نے اسلامی فقہ کے شعبے میں اسلامیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے اور وہ عبدلولی خان یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر اور چئیرمین شعبہ اسلامیات کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ ان کا شمار یونیورسٹی کے اعلی علمبرداروں میں ہوتا ہے۔ وہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے فارغ التحصیل ہیں۔ تدریس اور تحقیق میں 22 سال کے تجربے کیساتھ ایک درجن کتابیں اور مونوگراف تصنیف کر چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی نگرانی میں کئی قومی اور بین الاقوامی تحقیقاتی کانفرنسوں اور سیمینارز کا انعقاد کرایا ہے۔

سوال 1: کووڈ-19 جیسی عالمی وباء سے محفوظ رہنے کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر بیان فرمائیں۔

سلام اکیا آفاقی مذہب ہے جس کا دائرہ صرف عبادات تک محدود نہیں ہے۔ اگر اس حوالے سے مختصرا" عرض کروں تو "اسلام صرف عبادات تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے"۔ کرونا نے حب پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا تو پاکستان بھی اس کی زد میں آیا۔ اس ضمن میں اسلامی تعلیمات نے حفظان صحت اور حفاظتی تدابیر پر زور دے کر اور رہنمائی کر کے انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔

سوال 2: دین اسلام کووڈ-19 کی روک تھام اور پھیلاؤ کو روکنے کے لئے کیا رہنمائی کرتا ہے؟

اسلام ہمیں ایسی وباء سے بچاؤ کے لئے حفاظتی تدابیر اختیا کرنے کی ہدایات دیتا ہے۔ اس طرح اگر کوئی وائرس بھیلیا ہے اور آپ کی لاپرواہی کی وجہ سے دیگر لوگ متاثر ہوتے ہیں، تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے۔ اس حوالے سے اسلامی تعلیمات بالکل واضع ہیں اور ماضی میں ایسی ہی وبائی امراض سے انسانی تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے کلیدی کردار ادا کرتی رہی ہیں۔

سوال3: مذہبی رہنما کس طرح کووڈ-19 کے خطرات کو کم کرنے کے لئے، اعتماد پیدا کرنے کے لئے اور کمیونٹی کی فلاح وبہبود کے فروغ کے لئے کس طرح کردار ادا کر سکتے ہیں؟

اسلامی تعلیمات کے مطابق، اگر مساجد میں جانا ضروری ہو تو اپنی عبادات کو مختصر کیجیے اور لوگوں سے میل جول کو کم سے کم رکھیں تاکہ بیماری کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے۔ ہم احتیاطی تدابیر اختیار کر کے بیماری کے پھیلاؤ کو کم سے کم کر سکتے ہیں۔ میرے خیال سے کووڈ-19 کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے لوگوں نے مذہبی رہنماؤں کے کردار سے بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔

سوال4: عبدلولی خان یونیورسٹی نے اس وبائی مرض سے نمٹنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

ہمارے طلباء نے تحقیق اور اشاعت کے ذریعے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ ہمارے ایم فل سکالرز نے اس طرح کی عالمی وبائی امراض سے نمٹنے کے لئے اسلامی تعلیمات سے متعلقہ تحقیقاتی مقالے تحریر کئے جن کو بعد میں شائع کیا گیا تاکہ یونیورسٹی میں اساتذہ اور طلباء کو حفاظتی تدابیر کے فروغ کے لئے ترغیب دی جاسکے، تو اس طرح ہم نے بہت بہتر طریقے سے اس وباء پر قابو پالیا۔ میری رائے میں مذہبی رہنماؤں کے فعال کردار کی وجہ سے پاکستان کو انفیکشن اور اموات سے متعلق دنیا کے باقی ممالک کی نسبیا" کم نقصان اٹھانا پڑا۔ چنانچہ اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات بہت وسیع، جامع اور مفید ہیں۔

سوال5: مستقبل میں اس طرح کی عالمی وباء سے کیسے بہتر طریقے سے نمٹا جا سکتا ہے؟
دینِ اسلام نے اس طرح کی عالمی وباؤں سے نمٹنے کے لئے ہماری تفصیلی اور عملی رہنمائی فرمائی ہے۔ اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ ہم متعلقہ علوم کا درست مطالعہ کریں اور مزید وضاحت کے لئے اہل علم سے مشورے اور تجاویز لیں۔

سوال6: کووڈ-19 کے حوالے سے معاشرے میں پھیلائی جانی والی افواہوں اور غلط معلومات کا مقابلہ کرنے کے لئے مذہبی رہناؤں/اداروں کے کردار کو کیسے دیکھتے ہیں؟

جہاں تک افواہوں اور غلط فہمیوں کا تعلق ہے تو اسلام بڑے واضع طور پر ہر معاملے پر یقین کرنے سے پہلے تحقیق کرنے کا حکم دیتا ہے۔ میں اس ضمن میں یہی گذارش کروں گا کہ افواہوں کا ہرگز یقین نہ کریں اور محکمہ صحت جیسے مختلف اداروں کی طرف سے جاری ہونے والی معلومات پر نہ صرف عمل کریں بلکہ ان کو آگے بڑھائیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "کسی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کو آگے پہنچادے"۔ خاص طور پر اس وقت تو بہت خیال رکھنا چاہیے جب ہمیں کرونا وائرس جیسی کسی عالمی وباء کا سامنا ہو۔

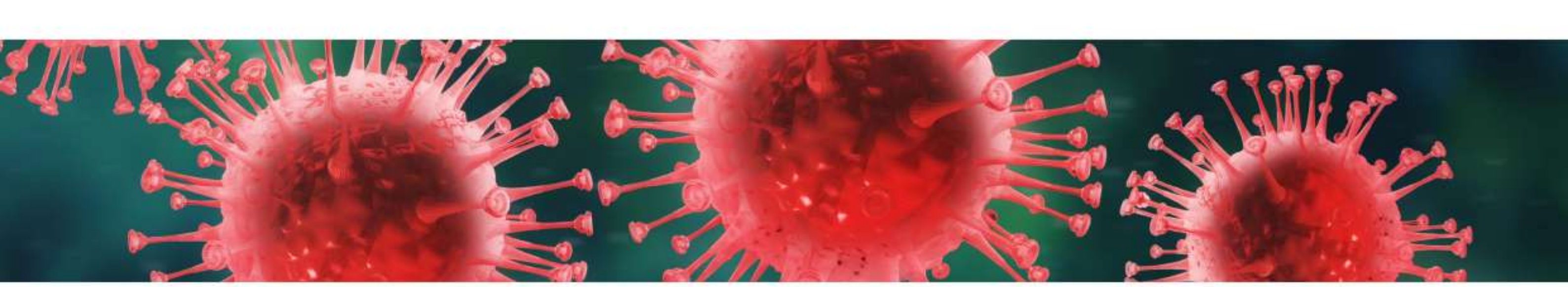

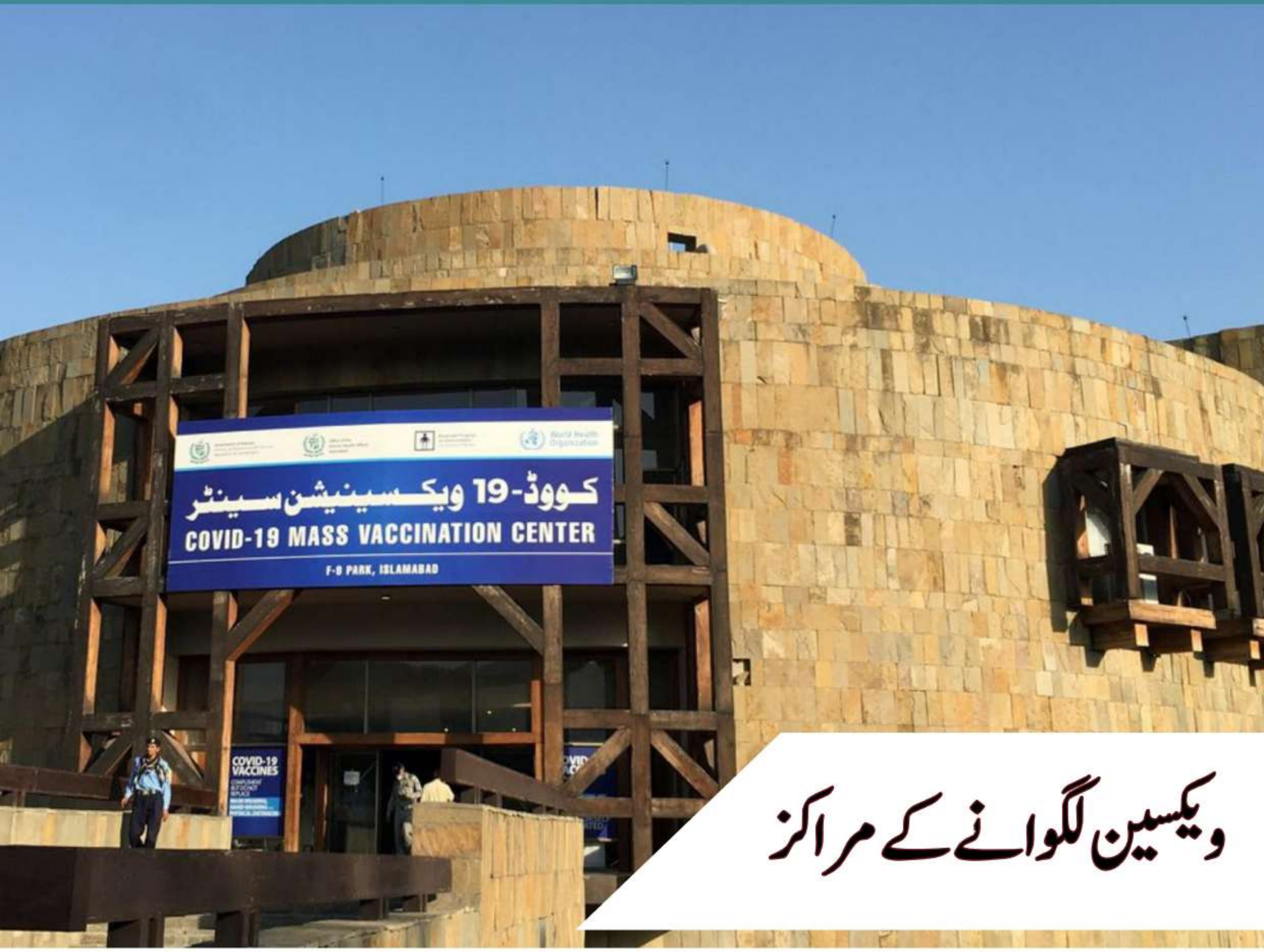

ویکسین لگوانے کے مراکز

مردان

- ڈی ایچ کیو ہسپتال مردان
  09379230145
- مردان میڈیکل کمپلیکس مردان
  09379230051

نوشہرہ

- ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال
  09239220023
- کیٹ ڈی ہسپتال-مانکی شریف
  03349199484

پشاور

- خیبر ٹیچنگ ہسپتال یونیورسٹی ٹاؤن
  0919224400-08
- حیات آباد میڈیکل کمپلیکس حیات آباد
  0919217140